سوال

(224) کیا اس طرح اپنی بیٹی کے بدلے روپیہ لینا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کی لڑکی کو جب کہیں سے شادی کا پیغام آتا ہے۔ تو زید اپنے داماد سے کہتا ہے۔ کہ مجھے اس قدر روپیہ علاوہ مہر دو۔ اور تم دونوں جانب خرچ برداشت کر کے شادی کر لو۔ تو کیا اس طرح اپنی بیٹی کے بدلے روپیہ لینا جائز ہے۔ اور اگر ان روپوں کو لڑکی کا باپ مہر کے نام سے شادی سے پہلے لے کرا پنے یا اپنی لڑ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(13495

شرفیہ

ل لابیک اور تیرا مال سب کچھ تیرے صحیح ہے کا گیا وجود وسعت کے طریق مذکور زلیل حرکت اور خست ہے اس لئے کہ طریق مذکور حدیث مرفوع یا خلفائے راشدین وغیرہ صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین سے ثابت نہیں۔ ہاں اگر وسعت نہیں افلاس ہے۔ تو ضروری امور کے لئے کچھ لے سکتا ہے۔ وہ امور بھی خا

جواب تعاقب

جناب ایڈیٹر صاحب السلام وعلیکم سطور مندرجہ زیل کو اخبار اہلحدیث کے کسی گوشہ میں جگہ دے کر ممنون فرمایئے۔

25

306

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ نکحتعلی صداق اوحباء وعدۃ قبل عصمة النکاح فہولہما وما کان بعد عصمة انکاح فہو لمن اعطیہ احق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ اواختہ قال الشارح رحمہ اللہ وقال فل السبل الحباء والعطیة للغیر اوللخزوج زائد علی مہرہا

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوگیا۔ کہ باپ کو عطیہ لینا جائز ہے۔ گو یہ بھی معلوم ہوا کہ باپ اس کا مالک نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ لڑکی ملک ہے مگر یہ مجیب کے واسطے مضر نہیں کیونکہ سوال لینے کا ہے تملک کا نہیں علاوہ ازیں بحکم

انت ومالک لابیک ونیز بحکم واحق ما اکرم علیہ الرجل لبنتہ اواختہ

پنے ضروریات میں بھی صرف کرنا جائز ہے۔ معترض نے لکھا ہے کہ جب شارعؑ نے لڑکی والے پر کوئی حرج نہیں رکھا۔ تو پھر اخراجات کے لئے نقدی لینا کیو نکر جائز ہوسکتا ہے۔ ؟ میں کہتا ہوں شارع کا خرچ نہ مقرر کرنے سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ خرچ کے لئے لینا ہی جائز نہیں ہے۔ اخراجات شادی تین

مالیس منہ فھورد کے مصداق ہے۔ میں کہتا ہو کہ یہ اس وقت میں مالیس منہ فھکا مصداق ہوگا۔ جب کہ اس امر کو شرعی کہا جاوے۔ اور اس کے فعل میں کسی قسم کی ثواب کی امید رکھی جاوے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 178

محدث فتویٰ